# گفٹ میں ملے گائے کے حصے سے قربانی کا واجب ادا ہو جائے گا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کے پاس گائے تھی جو اس نے پالنے کے لئے خریدی تھی۔ اب اس نے مجھے دی ہے اور یہ کہا ہے کہ اس گائے میں سے چار حصے میری طرف سے قربانی کرنا اور تین حصے آپ کے۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ صاحبِ نصاب ہونے کی وجہ سے مجھ پر قربانی واجب ہے تو کیا ان حصوں میں اپنی قربانی کی نیت کرنے سے میری قربانی ہو جائے گی یا مجھے الگ سے جانور خرید کر قربان کرنا ہوگا؟

## جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جب گائے کے مالک نے آپ کو شرعی طور پر جانور کے سات حصوں میں سے تین حصے مالک بنا کر دے دیئے اور آپ نے قبضہ بھی کر لیا ہے تو شرعاً آپ ان تین حصوں کے مالک شمار ہوں گے کہ گائے، بھینس، اونٹ وغیرہ زندہ جانور جو ناقابلِ تقسیم ہیں، ان کا کوئی حصہ تقسیم کئے بغیر ہبہ (گفٹ) کیا جائے تو اس کا ہبہ درست ہو جاتا ہے اور جس کو ہبہ کیا جائے، اس کے قبضہ کرتے ہی ہبہ تام و مکمل ہو جاتا ہے اور وہ اس حصہ کا مالک قرار پاتا ہے۔

اب جبکہ قبضہ کرتے ہی اس جانور کے تین حصوں میں آپ کی ملکیت ثابت ہو چکی، تو قربانی واجب ہونے کی صورت میں ان تین حصوں میں سے ایک حصہ میں قربانی کی نیت کر کے قربان کرنے سے شرعاً آپ کی قربانی ادا ہو جائے گی، واجب قربانی کو ادا کرنے کے لئے الگ سے جانور خریدنے کی ضرورت نہیں کہ قربانی کے صحیح ہونے کے لئے جانور میں ملکیت کا ہونا ضروری ہے اور مذکورہ صورت میں آپ کی ملکیت موجود ہے۔

ناقابلِ تقسیم چیز کو تقسیم سے پہلے ہبہ کیا تو قبضہ کرتے ہی ہبہ تام ہو جائے گا اور موہوب لہ مالک قرار پائے گا۔ اس کے متعلق تنویر الابصار و درمختار میں ہے:

”(وتتم) الهبة (بالقبض) الكامل۔۔۔۔ (في) متعلق بتتم (محوز) مفرغ (مقسوم ومشاع لا) يبقى منتفعا به بعد أن (يقسم) كبيت وحمام صغيرين“

یعنی تقسیم اور علیحدہ کی ہوئی چیز میں کامل قبضہ سے ہبہ تام ہوجاتا ہے اور ایسی مشاع چیز میں کہ تقسیم کے بعد جو قابلِ انتفاع نہیں رہتی جیسے چھوٹا کمرہ اور چھوٹا حمام۔ (تنویر الابصار و در مختار، ملتقطاً، جلد5، صفحہ 690۔692، مطبوعہ: بیروت)

فتاوی خیریہ میں ایک سوال پوچھا گیا:

”اذا ملک زوجته نصف جمل ونصف بقرة ونصف غراس زيتون وربع بَدّ وشاة تمليكا شرعياً بايجاب منه وقبول منها وقبضت الزوجة الانعام المذكورات بوضع يده عليها كما قبضت العقار وتسلمت ذلک كله بعد التخلية من زوجها ثم مات الزوج ويريد وارثه ان يجعل المملكات ميراثا بينه وبين الزوجة فهل حيث خرجت المذكورات عن ملكه بتمليک صحيح لا تكون ميراثا عنه بل هی للزوجة بالتمليک المذكور“

یعنی اگر شوہر نے ایجاب وقبول کے ذریعہ نصف اونٹ، نصف گائے، نصف زیتون کا باغ، اور زیتون پیسنے کا پتھر اور بکری کے چوتھائی حصے کا اپنی بیوی کو شرعی مالک بنایا اور بیوی نے ان مذکورہ جانوروں پر اپنا قبضہ کرلیا جیسے زمین پر قبضہ کیا جاتا ہے اور شوہر کی طرف سے تخلیہ کے بعد ان سب چیزوں کو بیوی نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ پھر شوہر کا انتقال ہوگیا اور شوہر کا وارث چاہتا ہے کہ ان دی ہوئی چیزوں کو بیوی اور وارث کے درمیان میراث میں تقسیم کرے، تو جب یہ چیزیں تملیکِ صحیح کے ذریعہ شوہر کی ملکیت سے نکل چکی ہیں، تو کیا وہ اب اس کی میراث نہیں ہوں گی بلکہ وہ تملیکِ مذکور کے سبب زوجہ کی ملکیت ہوں گی؟

اس کے جواب میں علامہ خیر الدین رملی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

”هی ملک للزوجة المذكورة بالتمليک على الوجه المذكور وليست ميراثا عن الميت هذا وقد تقرر ان هبة المشاع الذی لا يحتمل القسمة صحيحة وما ذكر منه سوى الغراس ان احتملها بان امكن التساوی فيه ولا فهو مما لا يقسم فتصح هبة النصف منه والحال هذه والبد مما لا يقسم كالطاحونة والحمام فتصح هبة المشاع فيه وكذا الجمل والبقرة والشاة مما لا يمكن قسمة الواحد منها فصحت فيها الهبة المذكورة“

یعنی مذکورہ طریقہ کار کے مطابق مالک بنانے سے یہ چیزیں بیوی کی ملک ہیں اور اس میت کی میراث نہیں بنیں گی اور بے شک یہ بات ثابت ہے کہ ناقابلِ تقسیم مشاع چیز کا ہبہ صحیح ہوتا ہے اور جو چیزیں ذکر کی گئی ان کا ہبہ بھی درست ہے، سوائے باغ کے بشرطیکہ وہ تقسیم کا احتمال رکھتا ہو کہ اس میں تساوی ممکن ہو، ورنہ وہ بھی ناقابلِ تقسیم چیزوں سے ہوگا، تو اس کے نصف کا ہبہ بھی صحیح ہوگا اور زیتون پیسنے کا پتھر بھی ناقابلِ تقسیم اشیا سے ہے جیسے آٹا پیسنے کی چکی اور

حمام، لہٰذا اس میں بھی مشاع کا ہبہ صحیح ہوگا، اسی طرح اونٹ، بیل اور بکری ان میں سے ہیں جن میں سے کسی کا بھی تقسیم ہونا ممکن نہیں، لہٰذا ان چیزوں میں مذکورہ ہبہ صحیح ہوا۔ (فتاوی خیریہ، ملتقطاً، جلد2، صفحہ110، مطبوعہ مصر)

فتاوی رضویہ میں ہے: "تمامی ہبہ کے لئے واہب کا موہوب لہ کو شے موہوب پر قبضہ کاملہ دلانا شرط ہے۔ قبضہ کاملہ کے یہ معنی کہ وہ جائداد یا تو وقت ہبہ ہی مشاع نہ ہو (یعنی کسی اور شخص کی ملک سے مخلوط نہ ہو جیسے دیہات میں بغیر پٹہ بانٹ کے کچھ بسوے یا مکانات میں بغیر تقسیم جدائی کے کچھ سہام) اور واہب اس تمام کو موہوب لہ کے قبضہ میں دے دے، **یا مشاع ہو تو اس قابل نہ ہو کہ اسے دوسرے کی ملک سے جدا ممتاز کرلیں تو قابل انتفاع رہے، جیسے ایک چھوٹی سی دکان دو شخصوں میں مشترک کہ آدھی الگ کرتے ہیں تو بیکار ہوئی جاتی ہے، ایسی چیز کا بلا تقسیم قبضہ دلادینا بھی کافی و کامل سمجھا جاتا ہے**، یا مشاع قابل تقسیم بھی ہو تو واہب اپنی زندگی میں جدا و منقسم کرکے قبضہ دے دے کہ اب مشاع نہ رہی۔ یہ تینوں صورتیں قبضہ کاملہ کی ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ219، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی ولوالجیہ و محیط رضوی وغیرہ میں ہے:

"لا يمكن تصحيح التضحية عنه إلا بإثبات الملك له في الشاة، ولن تثبت إلا بالقبض"

یعنی کسی شخص کی طرف سے قربانی شرعاً درست نہیں ہو سکتی مگر یہ کہ اس کے لیے (قربانی کے) جانور میں ملکیت ثابت ہو، اور (ہبہ میں) ملکیت اس وقت تک ثابت نہیں ہوگی جب تک قبضہ نہ ہو جائے۔ (المحیط الرضوی، جلد6، صفحہ63، مطبوعہ: بیروت)

فتاوی امجدیہ میں ہے: "قربانی کی قیمت پہلے ہی ادا کردینا ضرور نہیں، ہاں ملک ضروری ہے اور وہ حاصل۔" (فتاوی امجدیہ، جلد3، صفحہ315، مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جانور قابلِ قسمت نہیں، جو شے ناقابلِ قسمت ہو، اس میں ہبہ مشاع صحیح ہے، تو تنہا یہی جانور کا مالک ہوگیا اور قربانی اس کی بلا دغدغہ صحیح ہوگئی۔" (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ375، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**مجیب:** ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** Nor-13824

**تاریخ اجراء:** 07 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ/05 مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net